بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں چار بار

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۱۰۰ — قیمت فی پرچہ [illegible]

جلد ۱۷ — مورخہ ۱۲ / مئی ۱۹۳۰ء

موجودہ سیاسی تحریک سے مسلمانوں کی علیحدگی

موجودہ تحریک "قانون شکنی" کے متعلق کانگریسی والوں کو آج تک یہی شکایت رہی ہے۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم اس میں حصہ نہیں لے رہے۔ ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر مونجے نے تو یہ سمجھ کر کہ گاندھی جی مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے شاید ان کے کسی حق کا اعتراف کرلیں۔ ایک عام اعلان کے ذریعہ انہیں کہہ دیا تھا۔

"مسلمانوں کی شرکت خریدنے کے لئے ایسی رعائتیں دینے کا وعدہ ان سے نہ کیجئے۔ جو قومیت کے منافی ہوں۔ سول دار سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا نے چاہا۔ تو اس تحریک کو کامیابی ہوگی۔ جو سچی اور ایثارانہ قومیت کے قیام کی جدوجہد ہے۔ چاہے ہم اس کو تنہا ہی انجام دیں"۔

مونجے صاحب کی اس تنبیہ سے جو انہوں نے گاندھی جی کو مسلمانوں کے بارے میں کی۔ ظاہر ہے۔ کہ جب گاندھی جی کانگریس کی تحریک سے مسلمانوں کی علیحدگی دیکھ کر ان کی طرف مائل ہوئے۔ اور بقول مونجے صاحب انہیں اپنے ساتھ شریک کرنے کے لئے رعائتیں دینے کا وعدہ کرنے لگے۔ تو مونجے صاحب کو اس سے انہیں روکنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور انہوں نے کہہ دیا کہ وُہ تنہا ہی اس جدوجہد میں کامیابی حاصل کر لیں گے۔

لیکن اب جبکہ وائسرائے ہند نے اپنے ایک بیان میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم موجودہ تحریک سے الگ ہیں۔ اور کانگریسیوں کی انتہائی کوشش کے باوجود ان کے ساتھ شامل نہیں ہوئے۔ تو کانگریسی اس سے انکار کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان ان کے ساتھ شریک ہیں۔ اور تعجب ہے۔ وُہ اخبار بھی اب یہ دعوے کر رہے ہیں۔ جو خود کل تک اس بارے میں مسلمانوں کے شاکی تھے۔ چنانچہ ملاپ (۱۶ مئی) لکھتا ہے:۔

"گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کو جو تار ہندوستان کی موجودہ حالت کی بابت بھیجا ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی درج ہے۔ کہ مسلمان بطور جماعت کے موجودہ سیاسی تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ ہماری رائے میں یہ غلط ہے"!

حالانکہ یہی "ملاپ" آج سے کچھ ہی روز قبل موجودہ تحریک سے مسلمانوں کی علیحدگی کا رونا روتا ہوا خود اقرار کر چکا ہے۔ کہ جو چند ایک مسلمان کانگریس کے ساتھ ہیں۔ وُہ محض ذاتی حیثیت سے ہیں۔ ورنہ عام مسلمانوں پر ان کا کوئی اثر نہیں ہے چنانچہ ۱۴ مارچ کے پرچہ میں اس نے لکھا:۔

"مولانا ظفر علی خاں، سید عطاء اللہ شاہ، مولانا حبیب الرحمٰن۔ مولانا عبدالقادر قصوری جیسے چند مسلمان قوم پرستی کا دم بھر رہے ہیں۔ مگر عام مسلمانوں پر ان کا کوئی اثر نہیں۔ اگر مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف اُبھارنا ہو۔ تو ان اصحاب کا اثر خوب ہوتا ہے مگر قوم پرستی کا سبق ان سے کوئی مسلمان سیکھنا نہیں چاہتا"۔

یہی یہاں تک اعتراف کیا تھا۔ کہ

"یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کا رویہ نہ بدلا۔ تو یہ تحریک زیادہ کامیاب نہ ہوگی" کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پہلے کی نسبت مسلمانوں کا رویہ اب بدل گیا ہے۔ اور جب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو یہ بھی صاف بات ہے۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم اس تحریک سے بالکل علیحدہ ہیں۔ صرف چند لوگ اس میں شامل ہوئے۔ جن کا مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جس کا خود کانگریسیوں کو بھی اعتراف رہا ہے۔

علوم شرقیہ کے امتحانات میں بے قاعدگی

خدا معلوم علوم شرقیہ کے ممتحنین کو کیا ہوگیا ہے کہ وُہ ہر سال نئی سے نئی طرز میں مشکل سے مشکل سوالات کے ذریعہ طلباء کا امتحان لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ گذشتہ سال بھی اسی طرح کیا گیا تھا۔ اور اس سال پھر اس کا اعادہ کیا گیا ہے۔ امسال امتحان مولوی کے دوسرے پرچہ میں سوالات کا اکثر حصہ ٹیکسٹ سے نہیں بلکہ باہر سے آیا ہے۔ اس کی طرف رجسٹرار کو نظارت تعلیم و تربیت قادیان نے بذریعہ تار توجہ دلائی جس پر رجسٹرار نے اطلاع دی ہے۔ کہ پہلا پرچہ منسوخ کر دیا گیا ہے ۲۳ مئی کو اس پرچہ کا دوبارہ امتحان ہوگا اسی طرح مولوی فاضل کے امتحان کے پہلے پرچہ میں بھی تین سوال Text میں سے نہیں بلکہ Commentary میں سے دئے گئے ہیں۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ پرچہ کے اوپر تو Maximum marks سَو لکھے ہیں لیکن میزان ایک طرح سے ۸۳ اور ایک طرح سے ۷۴ بنتی ہے اس کے علاوہ بعض کتابیں جو یونیورسٹی کیلنڈر میں بطور کورس درج ہیں۔ ان میں سے نہیں۔ بلکہ ان کے کسی خاص ایڈیشن سے سوالات دئے گئے ہیں اسی طرح متعلقہ سوالات میں نمبر یکساں نہیں دئے گئے۔ ایک سوال کے ۱۳ اور دوسرے کے ۱۷ رکھے گئے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ یونیورسٹی ان بے قاعدگیوں سے اپنے آپ کو کس طرح بری الذمہ قرار دے سکتی ہے۔ یونیورسٹی کا فرض ہے۔ کہ امتحان دینے والے طلباء کے حقوق نظر انداز نہ ہونے دے۔ اور انہیں پرانی طرز کے مولویوں کی مشکل پسندی پر قربان ہونے سے بچائے۔ مشرقی علوم کی طرف ملک میں پہلے ہی بہت کم رغبت پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہی لیل و نہار رہے۔ تو امید نہیں۔ کوئی اس طرف رُخ کرنے کی جرأت کر سکے۔

ہم تمام اسلامی جرائد سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس بدنظمی کے خلاف پوری طاقت سے آواز بلند کریں۔ اور یونیورسٹی کی طرف سے اس بے ہودگی کے قلع قمع کرنے کا حتمی وعدہ حاصل کریں۔ نیز ممبران کونسل بھی اس صریح ظلم اور شدید ناانصافی کی مذمت کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور آئندہ کے لئے اس کے انسداد کا انتظام کرائیں۔ اس سال چونکہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے امتحان میں شامل ہونے والوں کو نمبر دینے میں رعایت ہونی چاہیئے۔ تا ممتحنین کے بے راہ روی کے طفیل طلباء پر ظلم نہ ہو۔ جماعت احمدیہ کی نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رجسٹرار کو ان تمام بے قاعدگیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا گیا ہے [illegible] ۔۔۔ لحاظ سے نمبر ہونا چاہئے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں جلسہ عید

نائب وزیر ہند اور دیگر معززین کی شمولیت

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

خاکسار جناب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن کے قلم سے

نماز عید اور دعوت

نماز عید ۹ - مئی - گیارہ بجے ادا کی گئی - باوجودیکہ عید جمعہ کے دن تھی - اور کاروباری نومسلم بھائیوں اور بہنوں کو چھٹی نہ تھی - تاہم ان میں سے اکثر اپنے کاموں سے چھٹی حاصل کرکے ساڑھے دس بجے کے قریب مسجد میں پہنچ گئے - نماز کے وقت پانچ پریس فوٹو گرافر موجود تھے - جنہوں نے فوٹو اور فلم لئے سینما کی تصویر معہ آواز کے لی گئی نماز کے بعد تمام مجمع کے فوٹو اپنے دوستوں نے اپنے طور پر لئے - کھانا ایک بجے کھایا گیا - کھانے کے وقت حاضری قریباً پچاس تھی :-

نماز جمعہ اور جلسہ

کھانا کھانے کے معاً بعد نماز جمعہ ادا کی گئی - بعدہٗ شام کے جلسے کے لئے خیمہ کے اندر انتظام کیا گیا - کیونکہ مطلع ابر آلود تھا - اور کبھی کبھی ترشح بھی ہو جاتا تھا - ۴ بجے کے قریب مہمان آنے شروع ہوئے جب تقریر شروع ہوئی - تو خیمہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا - سامعین کی تعداد ۲۰۰ کے قریب تھی - جن میں سے چند معززین کے نام یہ ہیں :- لارڈ زٹ لینڈ - لارڈ لی - مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ - مسٹر ایڈورڈ میکلیگن - سر جان کنگ - سر جیمز واکر - مسٹر سٹوکر کے - سی - مسز سٹوکر لفٹیننٹ کرنل ایف - ایس - میٹری - مسز تھرو ڈکیلی - مسٹر کینتھ ولیمز ایڈیٹر نیر ایسٹ اینڈ انڈیا - سر ریجنالڈ منٹ - لفٹننٹ کرنل ڈکس بیین - لفٹیننٹ کرنل سی - پی - ہاکس - سر عمر حیات خاں - آرڈنی عبدالہادی سفارت فلسطین

عقائد اسلام پر تقریر

سر الیف - ینگ ہسبنڈ جلسہ کے صدر تھے -
ڈاکٹر ولیسٹن کی تقریر عقائد اسلام پر تھی - تقریر سے پہلے مسٹر خیر اللہ وٹیز اور مس فاطمہ ٹرجسٹ نے تلاوت قرآن مجید کی - ڈاکٹر ولیسٹن کی تقریر سراسر اسلام کی تائید میں تھی - زبان شستہ اور بیان مدلل اور پُر اثر تھا - جس نے سامعین پر بہت اچھا اثر کیا اس کا اظہار فرداً فرداً قریباً سب نے کیا - ڈاکٹر ولیسٹن کے بعد دو انگریز خواتین نے بھی تقریریں کیں - انہوں نے بھی اسلام کی تعریف کی - صاحب صدر نے تقریروں پر ریمارکس کرتے ہوئے جو باتیں مقررین نے بیان کی تھیں - اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر جو ان کو اسلامی ممالک میں سیر و سیاحت کی وجہ سے حاصل تھا - صاف اور کھلے الفاظ میں تائید کی - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ غیر مسلم جب جلسہ سے اٹھے - تو ان کے خیالات اسلام کے متعلق تعصب کے لحاظ سے بہت بدلے ہوئے تھے - جس کا اظہار ان میں سے بہت سوں نے کیا :-

اخبارات کے نمائندے

بعض اخبارات کے نمائندے بھی آئے -
ایوننگ نیوز کی ایک نامہ نگار خاتون کل سرسری حالات معلوم کر گئی تھی - ویسٹ منسٹر نیوز کا نمائندہ نیر ایسٹ اینڈ انڈیا کا نمائندہ - ٹائمز اور رائیٹر کے نمائندے بھی جلسہ میں شامل تھے

ٹائمز آف لنڈن کے خاص کالم میں ذکر

ٹائمز میں ایک خاص جگہ روزانہ اہم واقعات کے لئے مخصوص ہے - اس کے متعلق سنا گیا تھا - کہ ٹائمز والے اس جگہ صرف انہیں تقریبات کا ذکر کرتے ہیں - جنہیں وہ خود اپنے علم کی بناء پر اہم خیال کرتے ہوں - اور یہ کہ معاوضہ دے کر یا کسی اور اثر یا سفارش کے ذریعہ اس کالم میں اندراج نہیں کرایا جا سکتا - خدا کے فضل سے اس عید مسجد لنڈن کا ذکر ٹائمز کے اس خاص کالم میں بھی کیا گیا - دوکنگ کا ذکر نہیں تھا :-

جلسہ کے بعد چائے اور ناشتہ مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا - خدا کے فضل سے انتظام نہایت معقول اور تسلی بخش تھا :-

حاضرین میں سے لارڈ زٹ لینڈ نائب وزیر ہند جن کے خاندان کے ایک بزرگ ایک زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے خصوصیت سے اچھا اثر لے کر گئے - نیر ایسٹ اینڈ انڈیا کا نمائندہ بھی بہت متاثر تھا - سفارت فلسطین کا ایک نمائندہ آیا تھا - اُسے جب بتایا گیا کہ نوجوان خاتون اور دوسرے صاحب جنہوں نے تلاوت قرآن کریم کی - دونوں انگریز نومسلم ہیں - تو اس نے اسے ایک بہت اہم امر خیال کیا - چونکہ جلسہ کے اختتام پر جس سے بھی ہمارے کسی دوست کی بات چیت ہوئی - سب نے خوشی کا اظہار کیا - کہ ان کو اس جلسہ میں شمولیت اور اس تقریر کے سننے کا موقعہ ملا :-

نومسلموں کا تبلیغ میں حصہ

ایک اور امر قابل خوشی یہ ہے کہ ہمارے نومسلم دوستوں میں سے بعض اپنے رشتہ داروں کو موقع اور محل تلاش کرکے توجہ سے تبلیغ کرنے لگے ہیں - ایک بہن مس سعیدہ سمتھ نے اپنی بڑی بہن کو مسجد میں آنے کی تحریک کی - چوہدری اسداللہ خاں صاحب اسے تبلیغ کرتے رہے - اس نے کل بیعت کر لی - اسلامی نام حمیدہ رکھا گیا - مس ٹرجسٹ بھی اس عید پر اپنی چھوٹی ہمشیرہ اور اپنی ایک سہیلی کو ساتھ لائی - مس نائی اپنے والدین کو توجہ سے تبلیغ کرتی ہے - پچھلی عید پر بھی وہ والد اور والدہ دونوں کو مسجد میں لائی تھی - اس عید پر بھی لائی - اور ان پر بہت اچھا اثر ہے :-

---

تشخیص چندہ کا کام شروع ہو گیا

جماعت سرشتہ و ہیزم کے فارم - ۱ مئی کو مکمل ہو کر پہنچ گئے ہیں - بیت المال کی مقررہ رقم سے ان دونوں جماعتوں کی مجموعی رقم سہ چند ہے - اگر احباب پورے طور سے تکمیل فارم کرینگے - تو انہیں معلوم ہوگا کہ باستثناء شاذ و نادر مثالوں کے ان کی تشخیص شدہ رقم ضرور بیت المال کی مقرر کردہ رقم سے بڑھ جائے گی - احباب خاص طور پر خیال رکھیں - کہ کوئی صاحب درج ہونے سے نہ رہیں - اور نہ کسی کی کوئی آمدنی درج ہونے سے رہ جائے - اور یہ بھی اپنے سامنے انتظام کرا لیں - کہ ماہ مئی سے اسی بجٹ کے مطابق آمدنی بھی شروع ہو جائے

غلطی کی اصلاح

اخبار الفضل کے اعلان میں کلکتہ کی جماعت کے لئے بجائے مولوی اختر علی صاحب کے محمد سعید احمد صاحب لکھے گئے ہیں - اور جلپائی گوری کی جماعت کے لئے بجائے محمد سعید احمد صاحب کے مولوی اختر علی صاحب لکھے گئے ہیں - یہ غلطی ہے - اسی طرح ایک اور غلطی ہوئی ہے - کہ ضلع منٹگمری میں ۵۵ محمود پور کے لئے بجائے چوہدری محمد شریف صاحب وکیل کے شیخ عبدالعزیز صاحب اوکاڑہ لکھے گئے ہیں - جماعت چکوال کے لئے تشخیص کنندہ عبدالقادر لکھے گئے ہیں اصل نام مولوی علی قدر صاحب ہے - اور بابو احمد علی صاحب بریلی اور شاہجہانپور دونوں جماعتوں کا معائنہ فرمائیں گے - ضلع گوجرانوالہ کی جماعت مدرسہ کا معائنہ شیخ محمد شریف صاحب محاسب جماعت گوجرانوالہ فرمائیں گے - کیونکہ منشی غلام حیدر صاحب وہاں کے معائنہ سے معذوری کا اظہار فرماتے ہیں :-

نئے والنٹیرز کی ضرورت

جن جماعتوں کے لئے ابھی تک نمائندے مقرر نہیں ہوئے ہیں - احباب اپنے نام پیش فرمائیں - سب سے پہلے ان دوستوں سے درخواست ہے جو کہ مجلس مشاورت میں شریک تھے - کہ وہ باقی جماعتوں کا بھی معائنہ کر لیں - لیکن ان کے علاوہ اور دوست بھی اپنے آپ کو پیش فرما سکتے ہیں :-

جماعت ہائے فیض اللہ چک - تتہ غلام نبی - بازید چک بھیل چک - ڈیرہ بابا نانک کے لئے ضیاء الحق صاحب کو مقرر کرکے الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے - لیکن صاحب موصوف بعض اپنی مصروفیتوں کے باعث تعمیل نہ کر سکے - اس لئے یہ جماعتیں بھی خالی ہیں - اور پھلوال میں بجائے محمد الدین صاحب کے چوہدری حاکم علی صاحب کو مقرر کیا گیا ہے :-

چندہ فصلانہ

چندہ فصلانہ کی وصولی کا وقت ہے - احباب خاص طور پر توجہ سے کام شروع کر دیں - اور اپنی جدوجہد سے مطلع فرماتے رہیں -

گورداسپور کے ضلع میں نعمت اللہ خانصاحب اور مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی نے خاص محنت سے کام کیا ہے - جماعت سٹھیالی اور عالمہ اور تلونڈی جھنگلاں کے احباب نے خاص طور پر حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے -

ضلع سیالکوٹ کے حلقہ گھٹیالیاں - خانانوالی - سیانوالی داتہ زید کا - کھنوکے - کوٹ آغا - قلعہ صوبہ سنگھ معہ ملحقہ جماعتوں کے چندہ کی وصولی کے انتظام و نگرانی کا کام جناب صوبیدار نظام الدین صاحب نے بڑی نوازش کے ساتھ اپنے ذمہ لیا ہے - امید ہے - کہ احباب ان کے ساتھ مل کر وصولی چندہ میں پوری سرگرمی دکھلائیں گے - اور انشاء اللہ سالہا سال کی کمی دور ہو جائیگی اندازہ ہے - اگر چندہ پورا وصول ہو - تو باوجود ارزانی کے ان جماعتوں سے ۵ ہزار تک بھی وصول ہو سکتا ہے - بیت المال سے مصولی محصل صاحبان حسب ذیل علاقوں میں دورہ کریں گے - ان کا کام زیادہ تر وصولی چندہ کی نگرانی ہوگی - نیز یہ دیکھنا ہوگا - کہ تشخیص کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے - اور جہاں بھی ان کی ضرورت پڑے - وہ تشخیص چندہ میں بھی احباب کو پوری مدد دینگے - (۱) مولوی ... خانصاحب ضلع گورداسپور (۲) حکیم

قاضی محمد علی صاحب کے مقدمہ کی کاروائی

مستری فضل کریم کا بیان
بجواب
جرح مرزا عبدالحق صاحب وکیل ملزم

۱۶ رمئی۔ مستری فضل کریم کا جو بیان ہوا اس کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ جو جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی جرح پر اس نے دیا۔ اور جو الفضل کے رپورٹر مکرم بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے نوٹ کیا۔ درج ذیل ہے:-

مجھے معلوم نہیں۔ کہ اخبار مباہلہ سے پہلے پیغام حق بھی کوئی اخبار نکلا تھا۔ اس کا علم عبدالکریم کو ہوگا۔ یہ میں جانتا ہوں۔ کہ پیغام حق کا دفتر مشین سیویاں بلڈنگ ہی میں تھا۔ لیکن مجھے علم نہیں۔ کہ اس کے کارپرداز کون لوگ تھے مشین سیویاں بلڈنگ کا میں مالک ہوں اور میں۔ عبدالکریم اور محمد زاہد اسی مکان میں رہتے ہیں۔ پیغام حق کا دفتر میرے ہی مکان میں تھا۔ کسی کو کرایہ پر نہ دیا ہوا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ ایڈیٹر اخبار پیغام حق کو ہماری طرف سے کوئی تنخواہ دی جاتی تھی۔ پیغام حق بھی احمدیوں کے برخلاف نکلا تھا۔ اور وہ اہل سنت والجماعت کا اخبار تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ اس میں عبدالکریم اور محمد زاہد کے مضامین نکلتے ہوں۔ میرا اس میں کوئی مضمون نہ تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ اس اخبار میں انکشافات کا کوئی کالم تھا۔ میرا اخبار پیغام حق یا اخبار مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مجھے علم نہیں ہے۔ کہ کوئی جمعیۃ احرار المسلمین قائم کی گئی تھی۔ خانہ تلاشی کے وقت میں موجود تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ جمعیۃ احرار المسلمین کا کوئی رجسٹر میرے مکان کی تلاشی میں نکلا تھا۔ میں ایسا پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ کہ رقعات یا کتاب لکھی ہوئی پڑھ سکوں۔ کوئی کاغذات کسی نے مجھے نہ دکھائے نہ ہی میرے ہاتھ سے لئے گئے۔ عرصہ تین سال سے میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہوا ہوں۔ جبکہ مجھے علم ہوا۔ کہ خلیفہ کا چال چلن اچھا نہیں ہے۔

پہلے سلسلہ سے ہم نے قطع تعلق نہیں کیا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کتنے عرصہ بعد قطع تعلق کیا تھا۔ ہم تینوں ایک ہی دفعہ مخالف نہ ہوئے تھے۔ میں نہیں بتا سکتا۔ کہ عبدالکریم اور محمد زاہد کب مخالف ہوئے تھے۔ عبدالرحمن کا مجھے یاد نہیں۔ کہ جب میں مخالف ہوا۔ میرے ساتھ تھا۔ یا کہ نہیں۔ یہ بھی یاد نہیں۔ کہ وہ ہمارا نوکر تھا۔ یا کہ نہیں۔ وہ چھوٹا بچہ ہی تھا۔ دس گیارہ سال کی عمر سے ہمارے ساتھ رہا ہے۔ ہم اس کو عنہ روپے ماہوار تنخواہ دیتے تھے جب وہ کام کرتا تھا۔ جب سے اخبار مباہلہ اس نے نکالا۔ پتہ نہیں۔ کہ اس سے پہلے کتنا عرصہ ہم سے الگ ہو گیا تھا۔ میرا مطلب مباہلہ سے جنوری۔ فروری ۱۹۳۰ء کا آخری پرچہ ہے عبدالرحمن ہم سے علیحدہ ہو کر بھی ہمارے ہی مکان میں رہتا تھا۔ وہ عرصہ سات آٹھ سال تک کام لوہار کا کرتا رہا ہے۔ کسی سکول میں وہ کبھی داخل نہیں ہوا۔ گھر پر بھی کوئی استاد مقرر نہیں کیا ہوا تھا۔ پہلے گھر سے پڑھتا آیا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ عبدالرحمن اخبار کا مضمون لکھ سکتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ کیونکہ مجھے اخبار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں اخبار مباہلہ و پیغام حق پڑھتا نہیں رہا۔ سن لیا کرتا تھا۔ کیونکہ میری نظر کمزور ہے۔ مجھے علم نہیں ہے۔ کہ ان اخبارات میں عبدالرحمن کی طرف سے کوئی مضمون نکلے ہوں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ اخبار مباہلہ کس کے سرمایہ سے جاری ہوا تھا۔ عبدالکریم مشین سیویاں کا مینیجر تھا۔ حساب کتاب سارا عبدالکریم کے پاس رہتا تھا۔ کیش میرے پاس رہتا تھا۔ وی۔ پی کا روپیہ کبھی میں وصول کرتا تھا۔ کبھی وہ وصول کر لیا کرتا تھا۔

مجھے علم نہیں۔ کہ اخبار مباہلہ عبدالکریم اور محمد زاہد نے جاری کیا تھا۔ مجھے یہ بھی علم نہیں۔ کہ عبدالکریم یا محمد زاہد کبھی اس اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ کیونکہ میرا کاروبار علیحدہ ہے۔ نہ ہی میں نے کبھی کسی سے پوچھا تھا۔ کہ اس کا ایڈیٹر کون ہے۔ اخبار مباہلہ کا دفتر بھی میرے ہی مکان میں تھا۔ جو جلایا گیا ہے۔ مطالبہ مباہلہ خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت سے ہماری طرف سے کیا گیا تھا۔ میری طرف سے۔ عبدالکریم۔ محمد زاہد) اور بھی لوگ ہونگے۔ میں نے کبھی کوئی مضمون مطالبہ مباہلہ کے لئے نہیں دیا تھا مجھے علم ہے۔ کہ عبدالکریم اور محمد زاہد اور دوسروں نے خلیفہ صاحب سے اخبار مباہلہ میں مطالبہ مباہلہ کیا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ عبدالرحمن کو اخبار مباہلہ کا چارج کب دیا گیا تھا۔ میں انجمن شباب المسلمین کو نہیں جانتا۔ میں حاجی عبدالرحمن اور حاجی عبدالغنی کو نہیں جانتا۔ میں ان کے لیکچروں میں آیا کرتا ہوں۔ میں نور محمد آف بٹالہ کو واقعہ قتل سے پہلے سے جانتا ہوں۔ جو کہ محمد حسین مقتول کے پاس آیا کرتا تھا محمد شریف کا میں واقف نہیں تھا۔ نور محمد سے میں دو تین مرتبہ ملا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ محمد حسین مقتول شباب المسلمین کا ممبر تھا۔ نور محمد یہی ہے جو کہ یہاں کمرہ عدالت میں اس مقدمہ کی رپورٹ لکھ رہا ہے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ نور محمد کسی اخبار کا نمائندہ ہے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ مولوی عبداللہ دیوبندی انجمن شباب المسلمین کے ممبر ہیں۔ میں نے اپنے بیان میں جس نور محمد کے بھائی کا ذکر کیا تھا۔ وہ یہی نور محمد ہے۔ جو کمرہ عدالت میں مقدمہ کی کارروائی لکھ رہا ہے۔

جب میں دفعہ ۱۵۳ کے مقدمہ میں بمقام بٹالہ گرفتار ہوا تھا۔ تو شباب المسلمین نے میرا کوئی جلوس نہیں نکالا تھا۔ کچھ آدمی جمع ہو گئے تھے ہندو مسلمان۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان میں انجمن شباب المسلمین کے ممبر تھے۔ یا کہ نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ ہمارے اعزاز میں کوئی جلوس ۹ بجے کو بٹالہ میں انجمن شباب المسلمین کی طرف سے نکالا گیا تھا جس کے بعد جامع مسجد میں ہماری ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے تھے۔ مجھے علم نہیں کہ اخبار مباہلہ والوں سے اظہار ہمدردی کے لئے کوئی جلسہ ہوا یا ریزولیوشن پاس کئے گئے تھے۔ واقعہ ۹ بجے کو نہ ہی میں نے کوئی اشتہار دیکھا تھا۔ جس میں لکھا ہو۔ کہ آج رات اخبار مباہلہ والوں سے ہمدردی کے لئے جلسہ ہوگا۔ میں نے بٹالہ۔ امرتسر اور لاہور وغیرہ میں ہر ملنے والے سے گھر جلائے جانے اور احمدیوں کے ظلم و سختی کا ذکر کیا تھا۔ بٹالہ والوں نے ہم سے کوئی خاص ہمدردی نہیں کی۔ مجھے علم نہیں ہے۔ کہ ہمارے واسطے کوئی چندہ جمع کیا گیا تھا۔ یا جلسے کئے گئے تھے۔ یا اخبارات میں مضامین دیئے گئے تھے۔ دفعہ ۱۵۳ والے مقدمہ میں میری ضمانت مہردین ساکن قادیان نے دی تھی۔ مجھے علم نہیں۔ کہ عبدالکریم۔ محمد زاہد اور عبدالرحمن کی ضمانتیں شباب المسلمین کے ممبران نے دی ہیں کیونکہ میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ مجھے علم نہیں کہ لاری میں کون کون عورتیں بیٹھی تھیں۔ یہ بھی مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کتنی تھیں۔ یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ بچے کتنے تھے۔ مجھے یہ بھی علم نہیں۔ کہ وہ عورتیں کس کے ساتھ آرہی تھیں۔ میرے صرف دو لڑکے ہیں۔ عبدالکریم اور محمد زاہد۔ قادیان سے اب چلے آنے سے پہلے میں زمانہ مخالفت میں قادیان میں ہی رہتا رہا ہوں۔ میرا مکان احمدیوں کے دو تین مکانات میں ہے۔

میرے مکان کے ایک طرف ساری قطار مکانات احمدیوں کی ہے اسی قطار کے ساتھ احمدیہ سکول اور بورڈنگ واقعہ ہیں۔ قادیان میں احمدی آبادی نسبتاً زیادہ ہے۔ میں نے سنا تھا۔ کہ قادیان کی مسجد میں جمعہ کے روز بلوہ ہوا تھا۔ میں نے خود نہ دیکھا تھا۔ میں نے گذشتہ تین سال میں خلیفہ صاحب کا کوئی خطبہ مسجد میں جا کر نہیں سنا۔ اور نہ ہی کوئی لیکچر سنا:

چار بج گئے۔ کارروائی مقدمہ کل پر ملتوی کی گئی:

(۱۷ رمئی)

مجھے علم نہیں۔ کہ ہماری رپورٹوں پر پولیس نے کوئی چالان کیا ہو۔ مجھے علم نہیں۔ کہ خلیفہ صاحب کے کن مریدوں کے خلاف وہ رپورٹیں پولیس میں دی گئی تھیں۔ میں نے خود جا کر کوئی رپورٹ پولیس میں نہ دی تھی۔ اطلاع دینے والی

مستریوں کے خلاف مقدمہ: - مستریان مباہلہ کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ و ۲۹۲ تعزیرات ہند سرکار کی طرف سے دائر ہے۔ ۱۶ رمئی گورداسپور وہ پیش ہوا۔ مستری عبدالکریم کا ضامن مستری محمد حسین چونکہ قتل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی اور ضمانت لی گئی۔ اور شہادت پیش ہونے کے لئے ۱۷۔۱۸ رجون تاریخ مقرر ہوئی:

عورت کا نام ہمیں معلوم نہیں۔ اور نہ ہی اس کی شکل معلوم ہے۔ کیونکہ اس نے ہمیں اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ اور نہ ہی اپنی شکل ہم پر ظاہر کی تھی۔ اس عورت نے برقعہ اوڑھا ہوا تھا۔ اس سے قبل وہ عورت کبھی ہمارے پاس نہ آئی تھی اور نہ ہی اس سے پہلے ہم اس عورت سے کہیں ملے تھے۔ جب وہ عورت آئی تھی۔ اس وقت میں محمد زاہد۔ عبدالکریم۔ مہرالدین رحمت اللہ روشن اور فیض اللہ بیٹھے تھے۔ وہ عورت اندر داخل نہیں ہوئی تھی۔ ہم اس وقت اپنی بیٹھک کے متصل کے کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے تقریباً ۹ بجے رات کا وقت تھا۔ فیض اللہ۔ رحمت اللہ اور روشن ہمارے ملازم ہیں۔ اس عورت نے ہمیں صرف یہ کہا۔ کہ جلدی چلے جاؤ۔ کیونکہ تمہارے قتل کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

ہم اپنے مکان کو کسی کی نگرانی میں چھوڑ کر نہیں گئے تھے۔ اور کوئی قفل نہیں لگایا تھا۔ میں مکان میں صرف اسی روز گیا تھا۔ جس روز مجھے گرفتار کیا گیا تھا۔ اور خانہ تلاشی لی گئی تھی۔ مجھے یاد نہیں ہے۔ کہ مکان چھوڑ جانے کے بعد کتنے روز بعد میری خانہ تلاشی ہوئی تھی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میں نے پولیس سے تلاشی کے وقت یہ کہا ہو۔ کہ مکان کی چابی میرے پاس نہیں عبدالکریم کے پاس ہے۔ پھر کہا۔ کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ چابی عبدالکریم کے پاس ہے یہ درست ہے۔ کہ پولیس نے لوہار کو بلوا کر قفل تڑوایا تھا۔ قفل اسی کمرہ کا تڑوایا گیا تھا جس کی تلاشی لی گئی تھی۔ اخبار مباہلہ جنوری و فروری ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۱۶ پر جو اشتہار درج ہے۔ جس کے مشتہر فضل کریم عبدالکریم ہیں۔ اس کا مجھے علم نہیں۔ ہماری فرم کا نام فضل کریم عبدالکریم ہے۔ اشتہارات ہماری فرم کے اخبارات میں شایع ہوتے ہیں۔ مضمون اشتہارات عبدالکریم لکھا کرتا ہے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کیا لکھتا رہتا ہے میں ان اشتہارات کا ذمہ وار ہوں عبدالکریم اس کارخانہ کا منیجر ہے۔ اور وہ بھی ذمہ وار ہے میں آسان کتابیں پڑھ سکتا ہوں۔ مجھ پر جو حملہ بازار میں کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق کوئی دعویٰ عدالت میں نہ کیا تھا صرف رپورٹ دی تھی۔ یہ غلط ہے۔ کہ ہم نے کوئی سازش کر رکھی تھی۔ تاکہ اپنی مظلومیت کا اظہار و پرچار کر سکیں۔ ہم احمدیوں کے محلہ میں سے نکل کر نہ گئے تھے۔

پولیس ہماری حفاظت کرتی رہی ہے۔ جس کے لئے ہم نے پولیس کا شکریہ بذریعہ اخبار زمیندار کیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے ہماری شکایات پر کوئی تفتیش کرائی۔ مجھے اس کا علم نہیں۔

میں نے غور نہیں کیا۔ کہ واقعہ قتل کے وقت چاند چڑھا ہوا تھا۔ یا کہ نہیں۔ میں اندازہ نہیں کر سکتا۔ کہ سوڑ کی روشنی گورداسپور سے چل کر کس جگہ کی گئی تھی۔ دھاریوال جب ہم پہونچے۔ کارخانہ کی بتیاں اور لاری کی بتیاں روشن تھیں۔ محمد زاہد اور عبدالرحمن گورداسپور سے چار بجے کی گاڑی سے امرتسر کو روانہ ہو گئے تھے۔ ہم نے نماز عصر ایک مسجد میں پڑھی تھی۔ جو بازار کے سرے پر واقعہ ہے عبدالکریم۔ مہرالدین میرے ساتھ تھے۔ مہردین وہی آتشباز ہے۔ جو قادیان سے ہمارے ساتھ آیا تھا۔ ابتدائی رپورٹ جائے وقوعہ پر لکھی گئی تھی۔

میرے خلاف سٹور قادیان کا مقدمہ ہوا تھا۔ وہ روپیہ کے لین دین کا مقدمہ تھا۔ سٹور کے دعویٰ کا فیصلہ محکمہ قضا قادیان میں ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مولوی فضل الدین موجودہ عدالت نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یا کہ نہیں۔ "مجھے یہ فیصلہ منظور ہے" کے الفاظ میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ خلیفہ صاحب نے اس مقدمہ کا فیصلہ میرے خلاف کیا تھا۔ اس مقدمہ کی پیروی کے لئے عبدالکریم بھی چلا جاتا تھا۔ میں بھی کبھی چلا جاتا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ حضرت صاحب کی طرف سے کوئی نوٹس اس مضمون کا آیا ہو۔ کہ اگر میں اس فیصلہ کی تعمیل نہ کرونگا۔ تو مجھے جماعت سے خارج کر دیا جائیگا۔ قریشی محمود احمد نے مشینوں کی قیمت کی واپسی کا مجھ پر محکمہ قضاء میں دعویٰ کیا تھا۔ فیصلہ کی نسبت مجھے یاد نہیں۔ کہ کس نے کیا۔ اور کیا کیا۔

مجھے کوئی علم نہیں۔ کہ اس مقدمہ کا فیصلہ مولوی فضل الدین وکیل موجود عدالت نے کیا تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ دکھایا گیا۔ تو کہا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میرے دستخط ہیں۔ اور فیصلہ مولوی فضل الدین کا ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مقدمہ قریشی محمود احمد میں خلیفہ صاحب نے مجھ پر کوئی جرمانہ کیا تھا۔

۱۷ر تاریخ صرف فضل کریم کا بیان ختم ہوا۔ اور بعض شہادتوں کے لئے تاریخ مقدمہ ۳۰ر مئی مقرر ہوئی۔ جس میں گورداسپور سماعت ہوگی۔ اور پھر ۱۲ر جون سے تا اختتام شہادت بٹالہ میں سماعت ہوگی۔

احباب تفسیر القرآن کیلئے پیشگی رقوم بھیجکر فائدہ اُٹھائیں

قبل ازیں میں چند ایک اعلانوں کے ذریعہ احباب کو واقف کر چکا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تصنیف کردہ تفسیر چھپ رہی ہے۔ جس کا نمونہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر احباب نے دیکھ بھی لیا ہے۔ پہلی جلد انشاء اللہ پانچ پاروں یعنی سورہ یونس سے لیکر سورہ کہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہوگی۔ صفحات کا اندازہ ۸۰۰ سے ۱۰۰۰ تک کیا گیا ہے۔ قیمت غالباً ساڑھے پانچ روپے سے چھ روپے تک ہوگی۔ لیکن پیشگی ادا کرنے والے احباب سے پونے پانچ روپے وصول کی جائیگی۔ ان اعلانات پر بعض احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ اور پیشگی رقوم بھجوائی ہیں۔ مگر جس توجہ کی ضرورت تھی۔ احباب اسے عمل میں نہیں لائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس اعلان کو پڑھکر نہ صرف خود پیشگی قیمت بھیجکر فائدہ اٹھائینگے بلکہ دوسروں کے لئے بھی تحریک کا موجب ہونگے۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان)

مجلس مشاورت کی رُوئداد

جن جماعتوں کی طرف سے مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر رپورٹ کے لئے پیشگی ۱۲ کی رقم داخل کی گئی تھی۔ انہیں ضمیمہ رپورٹ مشاورت بھجوا دیا گیا ہے۔ جن جماعتوں نے اس وقت تک رپورٹ کی قیمت ادا نہ کی ہو۔ وہ جلد تر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کو بھی ضمیمہ بھجوایا جا سکے۔

(خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

خبریں

—— بمبئی۔ ۱۶ر مئی۔ بمبئی کے لبرل حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ حکومت بہت جلد موجودہ سیاسی صورت حالات کا تصفیہ کرنے کے لئے گاندھی جی سے گفت و شنید کرنے والی ہے۔

—— پشاور۔ ۱۷ر مئی۔ آفریدی اور مہمند پرامن ہیں۔ فوجی دستہ رزمک کے علاقہ کا دورہ کر رہا ہے

—— کلکتہ۔ ۱۷ر مئی۔ آج صبح کالج سٹریٹ میں ایک سو کے قریب عورتوں نے غیر ملکی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کیا۔ کاروبار کو بہت نقصان پہونچا۔

—— کلکتہ۔ ۱۶ر مئی علی الصبح پولیس سٹیشن کے افیسر انچارج پر ایک بم پھینکا گیا۔ کوئی زخمی نہیں ہوا۔

—— بمبئی۔ ۱۷ر مئی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کے فرزند پنڈت مکند مالویہ کی قیادت میں چار سو رضا کار حملہ آور کانگریس ہاؤس سے ودالہ کے ذخیرہ نمک کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

—— لاہور۔ ۱۷ر مئی۔ امرتسر سے جو جتھا پشاور کو جا رہا تھا۔ آج صبح جس وقت جتھا جہلم سے آگے تین میل کے فاصلہ پر پہنچا۔ تو پولیس نے جتھے کو روک لیا۔ جتھے کے ممبران ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔